قیامت

القيامة

اردو

قیامت

مترجم

ابو فیصل سمیع اللہ

نظر ثانی

مشتاق احمد کریمی

القيـامـة

إصـدار المكتب

اللغة الأردية

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، اور درود وسلام نازل ہو اس ذاتِ گرامی پر جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دانائی اور عقلوں کو جلا بخشی، اور دورد وسلام نازل ہو آپ ﷺ کے تمام آل اور آپکے تما اصحاب پر اور ان پر جو آپ کے راستے پر چلے اور آپ کی سنت کی وعدے اور بدلے کے دن تک پیروی کی۔

امابعد:

میرے ہر دلعزیز بھائی: کیا تم جانتے ہو آخری زیارت کرنے والا کون ہے؟ اور کیا تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری زیارت اور تمہاری ملاقات سے وہ کیا چاہتا ہے؟ اور وہ کس چیز کا تم سے طلبگار ہے؟

وہ اس لئے نہیں آیا کہ تمہاری دولت میں اسے کچھ لالچ ہے، یا تمہارے کھانے اور پینے میں شریک ہونے کے لئے، یا کسی قرض کی ادائیگی میں تم سے کچھ مدد طلب کرنے کے لئے، یا کسی کے پاس تمہاری سفارش طلبی کے لئے، یا کسی معاملہ کو نمٹانے کے لئے جس سے وہ عاجز وقاصر ہے۔

تمہارے پاس اس زیارت کرنے والے کا آنا اک محدود مھم اور خاص قضیہ کے تحت ہوا ہے، نہ تو تم اتنی قدرت رکھتے ہو اور نہ ہی تمہارے اہل خانہ اور نہ ہی تمہارے قبیلہ والے بلکہ روئے زمین پر آباد تمام جملہ مخلوقات بھی یہ قدرت نہیں رکھتے ہیں کہ اسے تکمیل قضیہ کے بغیر نامراد واپس کر دیں۔

پھر تو اے انسان! اگر چہ عالی شان محلوں میں رہنے والا ہے، اور مضبوط قلعے اور فولادی برجون میں مامون ومحفوظ ہے، اور پہرے داروں اور نگھبانوں ک چہار جانب سے سخت پہرہ ہے۔ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے تیرے پاس اتنی سکت نہیں کہ ت اسے اپنے پاس آنے سے اور تجھ سے ملنے سے اور تجھ سے اس کا حساب برابر چکانے سے روک سکے۔

اسے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہ تمہارے پاس آنا چاہے دروازوں کی اور اجازت طلب کرنے

کی ، اور نہ ہی اسے آنے اور حاضر ہونے سے پہلے کسی سابقہ موعد کے لئے کوئی حاجت ہے، بلکہ وہ تمہارے پاس اچانک آجائے گا وقت کوئی بھی ہو اور حالت کیسی بھی ہو، خواہ تمہاری مشغولیت کا عالم ہو یا وقت فراغ ہو، تمہاری صحت کا علم ہو یا حالت بیماری ہو، تمہاری حالت مالداری ہو یا حالت فقیری ہو، تم حالت سفر میں ہو یا اقامت پذیر ہو۔

یہ زیارت کرنے والا - میرے پیارے بھائی! اس گے پاس ایسا دل نہیں جو گوشہ نرمی رکھتا ہو، کہ تمہاری دردمندانہ باتیں اور تمہاری آہ و بکا اس میں کچھ اثر انداز ہو، یا موقع سے تم چیخو چلاؤ اور اپنے مضبوط وسیلے اور ذرائع کا سہارا لوتا کہ تمہیں کچھ مہلت ملے۔

اور اس کے بس میں اتنا بھی نہیں کہ وہ تمہیں پل بھر کے لئے مہلت مہیا کردے جس میں تم اپنے سابقہ حسابات کو پھر سے دیکھ سکو، اور اپنے بارے میں کچھ ذرا سوچ سمجھ سکو۔

وہ تو بس اسی انداز کا ہے کہ: وہ نہ تو کوئی ھدیہ قبول کرتا ہے اور نہ ہی کوئی رشوت لیتا ہے، یہ اس لئے کہ دنیا کی ساری دولت اس کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتی، اور یہ تمام چیزیں جس مقصد کیلئے وہ آیا ہے اس کی راہ میں کوئی روڑہ نہیں بن سکتیں۔

وہ تو صرف تیرا ارادہ رکھتا ہے: تیرے سوا کوئی اور کوئی چیز نہیں، وہ ارادہ رکھتا ہے تیرا تیرے پورے وجود کیساتھ، تیرے کسی بعض حصہ کا نہیں، وہ ارادہ رکھتا ہے تیری فنا کا تیری قضا کا۔ وہ ارادہ رکھتا ہے تیری شکست کا اور تیری روح قبض کرنے کا اور تیرے نفس کو ہلاک کرنے کا، اور تیرے بدن کو موت دینے کا۔

بیشک وہ زیارت کرنے والا ملک الموت ہے!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِىْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ﴾

(السجدہ: ۱۱)

ترجمہ کہہ دیجئے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردِگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اور رب سبحانہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ﴾

(الانعام:٦١)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے، اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔

زندگی کی ریل:

میرے جگری بھائی! کیا تجھے علم نہیں کہ ملک الموت کی زیارت ایک حتمی چیز ہے، اور ایک پہلے سے مقدر شدہ معلوم امر ہے، خواہ تمہاری عمر کتنی لمبی کیوں نہ ہو یا خواہ چھوٹی ہو۔

کیا تمہیں پتہ نہیں کہ ہم سب اس دنیا میں بحثیت مسافر ہیں، اور قریب ہے کہ مسافر اپنی منزل تک جلد پہنچ جائے اور اپنا کجاوہ اتار دے۔

کیا تجھے پتہ نہیں کہ زندگی کی گاڑی اب ٹھہر جانے کے بالکل قریب آ گئی ہے، اور حیات کی ریل اپنی آخری منزل تک بہت قریب پہنچ چکی ہے۔

بعض صالحین نے میت پر رونے کی آواز سنی، تو گویا ہوئے! مسافر قوم پر کتنا عجب ہے کہ وہ اس مسافر پر روتے ہیں جو اپنی منزل تک پہنچ گیا۔

میرے بھائی!

جب سے تمہاری تخلیق وجود میں آئی ہے، کہ تم مسلسل حالت سفر میں ہو۔ اور عنقریب تم بھی ختم ہو

جائے گے اور سفر بھی عنقریب پورا ہو جائیگا۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تم موت کی سختیوں میں ہو۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ موت تمہیں آ دبوچ لے۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تم چارپائی کے اوپر رکھ دیئے گئے ہو۔

اور تمہیں جلدی جلدی لے کر منزل کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تم تربت کے اندر ہو۔

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تمہارے اوپر مٹیوں کا بوجھ ہے؟

تم کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تم اس جگہ پہنچ چکے ہو، جس پر ہوائیں اور بارشیں اپنا زور دکھاتی ہیں۔

میں تیرے لئے حفاظت کی دعا کرتا ہوں، میرے ہر دلعزیز بھائی کہ تم ان لوگوں میں سے ہو:

﴿إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ﴾ (سوره محمد:٢٧)

ترجمہ: جب کہ فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی سرینوں پر ماریں گے۔

یا ان لوگوں کی طرح ہو:

﴿الَّذِينَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِيْ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ بَلٰىٓ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ☆ فَادْخُلُوا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ (النحل: ٢٨-٢٩)

ترجمہ: وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، فرشتے جب ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں اس وقت وہ جھک جاتے ہیں کہ ہم برائی نہیں کرتے تھے۔ کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے تھے۔

میرے ہر دلعزیز بھائی: کیا تجھے معلوم نہیں کہ ملک الموت کا تیری زیارت کا کرنا تیری عمر کی ختم ہونے

کا پیغام ہے، اور تیرے عمال کا انقطاع ہے اور تیرے اعمال کے صحیفے کا لپیٹ دیا جانا ہے۔

کیا تو جانتا نہیں کہ اس کی زیارت کے بعد تمہارے اندر اتنی استطاعت نہیں کہ کوئی ایک نیکی کر سکو۔ نا ہی طاقت رکھتے ہو کہ تم وہ دو رکعت نماز پڑھ سکو، اور نہ ہی استطاعت رکھتے ہو کہ کتاب اللہ سے کوئی ایک آیت تلاوت کر سکو......

اور نہ ہی تمہارے اندر اتنی استطاعت ہوتی ہے کہ تم ایک ہی مرتبہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ اکبر یا استغفر اللہ کہہ سکو۔

نہ ہی تمہیں اتنی مہلت ملتی ہے کہ تم ایک دن کا روزہ رکھ سکو یا کوئی چیز صدقہ کر سکو خواہ وہ معمولی سی چیز کیوں نہ ہو۔ نہ ہی تمہارے اندر اتنی استطاعت کہ تم حج یا عمرہ ادا کر سکو، اور نہ اتنی فرصت ملتی ہے کہ تم کسی قریبی رشتہ دار کے ساتھ یا پڑوسی کے ساتھ کوئی چھوٹی سے نیکی کر سکو۔

زمانۂ عمل تو گذر گیا اب تو صرف اس کا حساب باقی ہے، اور نیکیوں ولغزشوں پر جزا وسزا کا ملنا ہے۔

فرمان رب العالمین ہے:

﴿حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۞ لَعَلِّىْ اَعْمَلُ صَالِحاً فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾

(المومنون: ۹۹—۱۰۰)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے واپس لوٹا دے، کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کرلوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے، ان کے دوبارہ جی اٹھنے تک۔

پس اے میرے بھائی! کہاں ہے وہ تیرا استعداد اور تیری تیاری ملک الموت سے ملاقات کے لئے؟

کہاں ہے وہ تیری تیاری واستعداد ان ہولنا کیوں کے لئے جو موت کے بعد آنے والی ہیں۔ مثلاً قبر کے اندر، سوال کے وقت...... اور میدان حشر میں جمع ہوتے وقت اور حساب کے وقت...... اور میزان یعنی ترازو پر اعمال نامے تولے جانے کے وقت...... اور اللہ جبار وقہار جل وعلا کے سامنے وقوف کے وقت؟۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: نہیں ہے تم سے ایسا کوئی شخص مگر بروز قیامت اللہ تعالیٰ ضرور اس سے کلام فرمائے گا، کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے درمیان اور بندہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا پس نظر ڈالے گا داہنی طرف تو نہیں دیکھے گا مگر وہ چیز جو اس نے پہلے کر بھیجی ہے۔ اور نظر ڈالے گا اپنی بائیں جانب تو نہیں دیکھے گا مگر وہی برائیاں جو اس نے پہلے سے کر بھیجی ہیں، اور نظر ڈالے گا اپنے سامنے تو نہیں دیکھے گا مگر آگ جو اس کے چہرے کے سامنے ہوگی۔ پس اے لوگو! تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑا کے ذریعہ اور اگرچہ کوئی بھلی بات کے ذریعہ۔ (متفق علیہ)

میرے بھائی!

کب تک ٹال مٹول اور سستی میں پڑے رہو گے
اور حال یہ ہے کہ موت روحوں کے پیچھے لگی ہوئی ہے
اگر ہم پتھر ہوتے تو ضرور نصیحت پکڑتے
لیکن ہم تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں
موت ہمیں ہر وقت آواز دیتی ہے
لیکن ہم منادی کی آواز پر کان نہیں دھرتے
نفسوں کی سانس کم ہوتی جارہی ہیں

لیکن گناہ ہر پل بڑھتے جارہے ہیں
جب کھیتی پر پیلا پن چھا جائے
تو اس کا علاج کاٹنے کے سوا کچھ بھی نہیں

آخری زائر:

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''عدۃ الصابرین'' میں یزید بن میسرہ رحمہ اللہ سے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: گذرے ہوئے زمانہ میں ایک شخص تھا، جس نے ایک موٹی دولت کمائی تو اسے بہت سنبھال کر رکھا، پھر ایک دن ہوا اپنے آپ سے مخاطب ہوا اس حال میں کہ اس کے اہل سبھی موجود تھے۔ گویا ہوا: اب تو سالوں اسی دولت سے عیش کروں گا! تو اس کے پاس ملک الموت ایک مسکین کی صورت میں تشریف لایا اور دروازہ کھٹکھٹایا، گھر والے آواز سن کر جلدی سے اس کی طرف نکل آئے، تو اس نے کہا! گھر کے مالک کو میرے پاس بلا کر لاؤ! تو گھر والوں نے جواب دیا! تجھ جیسے مسکین کے پاس ہمارا آقا تشریف لائے! پھر وہ کچھ پل کے لئے چلا گیا اور دوبارہ لوٹ کر آیا اور دروازہ کو دستک دیا، اور پہلے جیسا سوال پھر دہرایا اور کہا کہ! اسے بتاؤ کہ میں ملک الموت ہوں، تو جب ان کے مالک نے یہ بات سنی تو گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ گیا اور گویا ہوا، گھر والو اس سے نرمی سے بات کرو، تو گھر والوں نے کہا: ہمارے سردار کے سوا اور کسی کو تو نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ کی تجھ پر برکت نازل ہو؟

ملک الموت نے جواب دیا نہیں! اور پھر اس کے پاس جا پہنچا اور کہا: اٹھ کھڑا ہو جا اور تجھے جو وصیت کرنی ہے وہ وصیت کردے، اس سے پہلے کہ میں یہاں سے نکلوں تیری روح ضرور قبض کروں گا، اس نے کہا کہ: یہ سننا تھا کہ اس کے تمام گھر والے چیخ پڑے اور آہ و بکا کرنے لگے، پھر سردار گویا ہوا: تمام صندوق کو کھول دو اور مال و دولت کی تمام تجوریوں کو کھول دو، تو گھر والوں نے سب خزانے کے دروازے کھول دیئے، اس کے بعد سردار مال کی جانب متوجہ ہوا، اور اسے لعن طعن اور سب شتم کرنے

لگا کہتا ہے! تو مال ہونے کی وجہ سے لعنت کیا گیا، تو ہی وہ چیز ہے کہ تو نے مجھے میرے رب سے بھلوا دیا، اور اپنی آخرت کیلئے کوئی نیک عمل کرنے سے تو نے مجھے غفلت میں رکھا۔ یہاں تک کہ میری موت اب آن پہنچی۔

مال نے زبان کھولی اور گویا ہوا:

مجھے تو گالی مت دے، کیا تو لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل نہیں تھا تو میں نے تجھے مقام و عزت عطا کی۔ کیا تیرے اوپر میرے وجود کا اثر و ظہور نہی ہے؟ کیا تو بادشاہوں اور سرداروں کی مجالس میں حاضر نہیں ہوتا تھا تو تجھے باریابی کی سعادت نصیب ہوتی تھی۔ اور جب اللہ کے نیک بندے ان کی مجالس میں جاتے تو انہیں ن کے پاس باریابی کا موقع نہیں ملتا۔ کیا ایسا نہیں تھا کہ جب تو بادشاہوں اور سرداروں کی بیٹیوں کو پیغام نکاح دیتا تو تیری شادی ان سے کی جاتی ،اور جب اللہ کے نیک بندے پیغام نکاح دیتے تو ان کی شادیاں ان سے نہیں کی جاتیں۔

کیا تجھے برائی کی راہوں میں خرچ نہیں کرتا تھا تو میں اس وقت تیری نافرمانی نہیں کرتا تھا؟ اور اگر مجھے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تو میں تب بھی تیری نافرمانی نہیں کرتا۔ لہٰذا تو آج مجھ سے کہیں بڑھ کر ملامت زدہ ہے، اے ابنائے آدم تجھے معلوم چاہئے کہ میری اور تیری تخلیق مٹی سے ہوئی ہے لہٰذا بھلائی کرو گے تو بھلا ہوگا اور برائی کرو گے تو برا ہوگا۔ اسی طرح سے مال کا جواب ہوتا ہے، لہٰذا اے لوگو! مال سے ہوشیار ہو جاؤ اور اللہ سے ڈرو!

پس اے میرے ہردلعزیز بھائی! اپنی تنہائی میں اپنے نفس کا محاسبہ کرو! اور اپنی مدت حیات کے تیزی سے ختم ہو جانے کے بارے میں غور کرو، اور محنت و دلجمعی سے اپنے زمانۂ فراغ میں بہترین کام کرو اپنی ضرورت و حاجت اور شدت حالات کے لمحات کے لئے۔ اور کسی کام کو کرنے سے پہلے خوب سوچ لو جو تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جانے والا ہے ذرا سوچو کہ وہ مال و دولت کہاں ہے جسے تو نے پائی پائی

کر کے جمع کیا ہے؟ کیا یہ دولت تمہیں بلاؤں اور ہولناکیوں سے نجات دینے والی ہے۔
کبھی بھی نہیں ہرگز نہیں! بلکہ یہ تو تم ایسے لوگوں کے پاس چھوڑ کے جارہے ہو جو کبھی بھی تمہاری ستائش نہیں کرنے والے ہیں، اور گناہوں کا بوجھ تم ایسی ذات کے سامنے لیکر حاضر ہورہے ہو جو تمہارا عذر لنگ کبھی بھی سننے والا نہیں ہے۔
اے میرے بھائی تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں یوں کہا گیا ہے:
موت ہر پل اس کے انتظار و گھات میں لگی ہوئی ہے
اور وہ ہمیشہ گھر کو خوشنما مضبوط اور حسین بنانے میں لگا ہوا ہے
اور یہ مبنی بر حقیقت ہے کہ گھر ایک دن بوسیدہ و پرانا ہو جائے گا
لیکن اس کے اعمال اس شخص کے اعمال کیطرح ہیں جو غیر یقینی ہیں
مشاہدات ہیں انکار کی طرح اس کا علم اپنے جانے کی جگہ کے
بارے میں جو کہ قطعی یقینی چیز ہے جہل کیطرح سے ہے
آخری زائر کا استقبال کیسے کریں؟
میرے ہر دلعزیز بھائی: آخری زائر کا استقبال اس طریقہ پر کرو:
۱- ایمان رکھتے ہوئے، اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر اور تقدیر پر اس کی اچھائی اور برائی کے ساتھ۔
۲- پابندی کرتے ہوئے پانچوں نمازوں کے اوپر ان کی اوقات اولی کے ساتھ باجماعت مسلمانوں کے ساتھ مساجد کے اندر جن میں خشوع کو مقام اولیت حاصل ہو اور ساتھ ہی ساتھ ان کے معانی ومطالب میں غور وتفکیر ہو۔ عورت کی نماز اس کے گھر میں زیادہ افضل و بہتر ہے۔
۳- زکوٰۃ نکال کر کے: یعنی واجبی زکوٰۃ کو ان کی اوقات صحیحہ میں ان کے صحیح پیمانہ کے ساتھ اور اس کی

شرعی صفات کے ساتھ نکال کر کے استقبال کرنا۔
۴- رمضان کا روزہ رکھ کر کے: یعنی قطعی ایمان اور خالص ثواب کی نیت کے ساتھ۔
۵- حج مبرور کے ساتھ: پس حج مبرور کا صلہ تو بس جنت ہی ہے۔
اور رمضان کا عمرہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کرنے کی طرح ہے۔
۶- نوافل کی ادائیگی کر کے: نوافل یعنی جو فرائض کے علاوہ ہوتے ہیں خواہ وہ فرض نمازیں ہوں یا فرض زکوٰۃ ہو یا فرض روزہ ہوں یا فرض حج ہو، اللہ تعالیٰ کا حدیث قدسی میں فرمان ہے: اور برابر میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میری قربت اپناتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے پسند کرنے لگتا ہوں۔
۷- پہلی فرصت میں توبہ کی طرف سبقت کرنا: یعنی ہر معاصی اور تمام منکرات سے جلد سے جلد توبہ نصوح کرنا یعنی ان کی جانب پھر نہ لوٹنے کا عزم کرنا۔ اور اپنے تمام اوقات کو کثرتِ استغفار اور ذکر الٰہی و دیگر طاعات میں مصروف رکھنے کا عزم مصمم کرنا۔
۸- اللہ تعالیٰ کے لئے مکمل اخلاص کا ہونا: اور ہر چیز میں ریا و نمود کو کلیۃً ترک کر دینا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ﴾ (البينة: ٥)

ترجمہ: انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں ابراہیم حنیف کے دین پر۔ (البینہ: ۵)

۹- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت قائم رکھیں: اور اس کی تکمیل بغیر اتباع نبی محمد ﷺ کے ممکن نہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران: ٣١)

ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔ آل عمران: ۳۱)

۱۰ - اللہ تعالیٰ کے بارے میں محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغض رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں دوستی رکھنا اور اللہ تعالیٰ بارے میں عداوت رکھنا۔ اور پس وہ عقیدہ ہے جو مومنوں سے محبت کا تقاضا کرتا ہے خواہ وہ کتنی دوری پر ہوں اور کفار سے بغض کا تقاضا کرتا ہے خواہ وہ کتنی قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔

بقول شاعر:

اللہ کے بارے میں ہر محبت باقی رہتی ہے
دونوں حالتوں میں خواہ خوشحالی ہو یا تنگی ہو
اور ہر محبت اسی چیز میں جو اللہ کے سوا ہو
پس وہ خاردار نو کیلئے پودے کی طرح ہے جو آگ کی لپیٹ میں ہو۔

۱۱- رب ذوالجلال سے خوف کھانا، اور نازل شدہ شریعت پر عمل کرنا، اور قلت رزق پر رضا مند ہونا، اور کوچ کے دن (قیامت) کے لئے تیاری کرنا، اور یہی اصل حقیقت تقویٰ ہے۔

۱۲- بلاؤں کے وقت صبر کرنا: اور خوشحالی کے لمحات میں شکر گذار ہونا اور ظاہر و باطن دو حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی نگرانی کا خیال رکھنا۔

۱۳- اللہ عزوجل پر حُسن توکل رکھنا، اس لئے کہ فرمان رب کریم ہے:

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (المائدہ: ۲۳)

ترجمہ: اور اگر تم مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔

۱۴- نفع بخش علم کو طلب کرنا اور پھیلانے اور عام کرنے میں کوشش وتگ ودو کرنا، اسلئے کہ فرمان رب

العالمین ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾
(المجادلہ:۱۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا۔

اور فرمان رب کریم ہے:

﴿لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ﴾ (آل عمران: ۱۸۷)

ترجمہ: کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں۔

۱۵- قرآن مجید کی تعظیم کر کے: کہ اسے خود سیکھے اور پھر سکھلائے، اس کے حدود اور احکام کی حفاظت کرکے اور اس کے حلال و حرام کو سیکھ کر کے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا کی حدیث ہے:

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ" (رواه البخاری:

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھلائے۔

۱۶- اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کر کے، اور اس کی راہ میں سرحدوں پر پہرہ دے کر، اور دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کر کے در گھمسان کی لڑائی میں دلیری کے ساتھ بغیر پیٹھ پھیرے مقابلہ کر کے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"فَلَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السَّيُوفِ" (متفق علیه)

ترجمہ: دشمن سے مڈبھیڑ کے آرزو کبھی نہ کرو! اور اللہ سے ہمیشہ عاقبت کا سوال کرو! لیکن اگر دشمن سے تمہارا آمنا سامنا ہو جائے تو پھر صبر سے کام لو اور ثابت قدم رہو، اور یاد رکھو بیشک جنت تلواروں

کے سایہ تلے ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷- زبان کی حفاظت کرکے: محرمات سے زبان کو بچا کر جیسے کہ جھوٹ اور غیبت، و چغلخوری و گالی گلوچ ارلعن طعن اور فحش وخراب باتیں اور گانے بجانے وغیرہ: نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً اَوْ لِيَصْمُتْ "

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہئے کہ اچھی اور بھلی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

۱۸- عہد و پیمان کی نبھا کرکے: اور امانتوں کو ان کے اصحاب تک صحیح پہنچا کر کے، اور خیانت وغداری کو چھوڑ کر کے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَوْفُوا بِالْعُقُوْدِ﴾ (المائدہ: ۱)

ترجمہ: تم عہد و پیمان پورے کرو۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿فَلْيُؤَدِّ الَّذِیْ اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ﴾ (البقرہ: ۲۸۳)

ترجمہ: تو جسے امانت دی گئی ہے وہ اسے ادا کردے۔

۱۹- زنا کو چھوڑ کر کے: اور اسی طرح سے شراب نوشی سے باز آکر اور جن نفسوں کا خون کرنا اللہ نے حرام کردیا ہے انہیں قتل نہ کرکے، ہاں مگر حق کیساتھ، اور ظلم و چوری سے باز آکر اور حرام طریقہ سے لوگوں کا مال نہ کھا کر اور سود کا مال کھانے سے اجتناب کرکے، اور شرعی طریقہ سے جس چیز پر حق نہیں پہنچتا ہے اس کے کھانے سے کلیۃً بچکر۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الاعراف: ۳۳)

ترجمہ: آپ ﷺ فرمادیجئے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں

اور جو پوشیدہ ہیں۔

۲۰-کھانے اور پینے کی چیزوں میں فضول خرچی سے اجتناب اور پرہیزگاری کو لازم پکڑ کے، اور کھانے و پینے کی جو چیزیں حلال نہیں ہیں ان سے کلیۃً اجتناب کر کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ﴾ (المائدہ: ۳)

ترجمہ: تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو، اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں، اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔

۲۱-والدین کے ساتھ حسن سلوک کر کے: اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر کے اور مسلم برادران کی زیارت کر کے، اور ان سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کر کے اور نزدیک و دور کے بھائیوں کے ساتھ اچھائی کا برتاؤ کر کے: آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ" (متفق علیه)

ترجمہ: جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت میں ہاتھ بٹاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت میں کام آتا ہے، اور جس نے کسی مومن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کسی پریشانی کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی دن کی پریشانیوں میں سے پریشانی کو دور فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

۲۲-مریضوں کی مزاج پرسی کر کے: اور قبروں کی زیارت کر کے اور جنازوں کا قبر تک ساتھ دے کر، یہ

مذکورہ بالا چیزیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں اور دنیا کی رغبت دلوں میں کم کرتی ہیں۔

۲۳-حرام لباس وچیزیں اور لباس فاخرہ کوترک کر دینا: جیسے کہ ریشم کے کپڑے اور سونے کے زیورات اور ٹخنے سے نیچے لٹکتے ہوئے لباس مردوں کے لئے یا ان برتنوں کا استعمال جو کھانے پینے کے لئے سونے اور چاندی کے بنائے گئے ہیں۔ یہ ساری کی ساری چیزیں حرام ہیں۔

۲۴-شرعی پردہ جو مکمل طور پر چھپانے والا ہو: عورتوں کا اسے لازم پکڑنا، جو جسم کی ساخت کو عیاں نہ کرے اور نہ ہی بدن کا حصہ بے پردہ لگے، اور نہ ہی اپنی طرف دعوت نظارہ دے اور نہ فتنہ کا سبب بنے۔ اور کافر عورتوں کی مشابہت ان کے لباس میں اپنانے سے اجتناب کرنا کہ ان کے لباس صرف فتنے برپا کرنے اور خواہشوں کو بھڑکانے اور شہوتوں کو ابھارنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔

۲۵-خرچ کرنے میں میانہ روی اپنانا اور نعمت الٰہی کی قدر و حفاظت کرنا، اور فضول خرچی کو ترک کر دینا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيراً﴾ (اسراء: ٢٦)

ترجمہ اور اسراف اور بیجا خرچ سے بچو۔

"وَنَهى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ" (متفق عليه)

ترجمہ: اور نبی کریم ﷺ نے مال کو ضائع اور برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۲٦-خیانت کرنا چھوڑ دو اور حسد و عداوت، آپسی بغض اور ناحق مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی عزتوں کے پیچھے نہ پڑو۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ ، التَّقْوىٰ هَاهُنا وَيُشِيرُ اِلىٰ صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ" (رواه مسلم)

ترجمہ: ایک مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہ کرے، اور نہ اسے رسوا کرے، اور نہ اسے حقیر سمجھے، ہر ایک مسلم دوسرے مسلم پر حرام ہے اس کا خون اور اس کا مال اور اس کی عزت۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

۲۷- نیکیوں کا حکم دینا اور منکرات سے روکنا: اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا طریقۂ حکمت پر چلتے ہوئے اور خوش کن نصیحتوں کے ذریعہ۔

۲۸- لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کر کے اور نیکی وتقویٰ پر تعاون کر کے: اس لئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قول ہے:

﴿وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَو كَانَ ذَا قُرْبىٰ﴾ (الانعام: ۱۵۲)

ترجمہ: اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ: ۲)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے سے امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو۔

۲۹- اخلاق کریمانہ کو اپنے اوپر لازم پکڑ کے: جیسے کہ تواضع یعنی خاکساری اور رحم دلی وبُردباری اور شرم وحیا اور اپنا پہلو نرم کرکے، اور غصہ وغضب کو پی کر کے، اور جود وسخا کو اپنا کر کے اور تکبر وغرور اور فتنہ پروری اور گھمنڈ وغیرہ کو ترک کر کے۔

۳۰- خوش اسلوبی کیساتھ بہترین طریقہ اپناتے ہوئے بیویوں اور اولاد کی حقوق کو ادا کر کے اور ان سے متعلق انکے دینی امور جنہیں ان کو جاننا ضروری ہے وہ تعلیم دے کر کے۔ اللہ تعالیٰ فرمان ہے:

﴿قُوا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ (التحريم:٦)

ترجمہ: تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر۔

۳۱- سلام کا جواب دیکر خود بھی سلام میں پہل کر کے اور چھینکنے والے کا جواب دے کر اور مہمان اور پڑوسی کی عزت وتکریم کر کے، اور جس قدر استطاعت ہو گنہگاروں کے گناہوں کی پردہ پوشی کر کے۔

فرمان نبی اکرم ﷺ ہے:

"مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَومَ الْقِيَامَةِ" (متفق عليه)

ترجمہ: جس نے کسی مسلم کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

۳۲- دنیا سے بے رغبتی رکھتے ہوئے اور موت کے آنے سے پہلے دنیا کی لالچ برائے نام رکھتے ہوئے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ مَّا تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِى النِّسَاءِ"

(رواه مسلم)

ترجمہ: یقیناً دینا بڑی میٹھی (دیدہ زیب) اور بڑی ہری بھری (پر رونق) ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اسی دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے، اس طرح یہ دیکھنے والا ہے کہ تم اس میں کیا کرتے ہو۔ لہٰذا تم دنیا سے بچو اور عورتوں کے فتنوں سے بچو۔ کیونکہ پہلا فتنہ بنو اسرائیل میں واقع ہوا وہ عورتوں کے بارے میں تھا۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

۳۳- عزت وناموس پر غیرت مندی کا اظہار کر کے: اور راستوں میں محرمات پر نگاہ ڈالنے سے نظر کو بچاتے اور پست کرتے ہوئے گذرنا یا ٹیلیویژن اور ڈشوں کے شیشوں پر نمودار محرم تصویروں سے گریز کرتے ہوئے۔

۳۴-لہو ولعب اور لغویات سے اعراض کرتے ہوئے اور معاملات میں سے اچھی اور بہترین چیزوں کو لے کر اور ردّی ناکارہ چیزوں کو چھوڑ کر کے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوا عَنْهُ﴾ (القصص: ۵۵)

ترجمہ: اور جب بیہودہ بات کان میں پڑتی ہے تو اس سے کنارہ کر لیتے ہیں۔

۳۵-اصحاب النبی ﷺ سے محبت کرتے ہوئے: اور جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھے یا انہیں گالی گلوچ بکتے ہیں ان سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ"

(رواه الطبرانی وحسنه الالبانی)

ترجمہ: جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو گالی دیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

۳۶-لوگوں کے بیچ اصلاح کر کے، اور دو بڑے جھگڑنے والوں کے معاملات میں قربت و یگانت پیدا کر کے تا کہ جدائی اور فرقت کی آگ آگے نہ بڑھنے پائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: یاد رکھو مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو۔

۳۷-کاہنوں، نجومیوں، جادوگروں، اور جیوتشیوں وغیرہ کے پاس آنا ترک کر کے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"مَنْ اَتٰى كَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ" (رواه احمد وابوداود والترمذی)

ترجمہ: جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس آیا پس وہ جو کچھ کہتا ہے اس کی باتوں کی تصدیق کی، تو حقیقت

میں اس نے محمد ﷺ پر جو نازل کی گئی ہے اس سے کفر کیا۔(یہ روایت احمد، ابوداود اور ترمذی میں ہے)

۳۸- بیوی کا اپنے شوہر کی اطاعت کرکے، اور اس کے مال اور اس کی اولاد اور اسکے خوابگاہ کی حفاظت کرکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ زَوْجَهَا، قِيلَ لَهَا اُدْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ" (رواه ابن ماجه وصححه الالبانی)

ترجمہ: جب عورت اپنی پانچوں نمازیں باقاعدگی سے پڑھے، اور اپنے مہینہ (رمضان) کا روزہ رکھے، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی، اور اپنے شوہر کی اطاعت کی، تو اس سے کہا جائے گا کہ تو جنت کے دروازہ میں سے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔(یہ روایت ابن حبان نے کی ہے اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

۳۹- دین کے اندر بدعت کے رواج کو ترک کرکے، یا باطل اور گمراہی کی طرف دعوت کو ترک کرکے۔ نبی اکرم ﷺ کے اس قول کی بناء پر:

"مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" (متفق عليه)

ترجمہ: جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو دین میں سے نہیں ہے وہ چیز مردود ہے۔(بخاری ومسلم کی روایت ہے)

۴۰- عورتوں کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بالوں کو جوڑنا ترک کردینے سے، اور گودنا گودوانے اور بھنوؤں کے بال اکھاڑنے اور دانتوں کے درمیان فاصلہ وداریں کروانے اور دانتوں کو تیز اور باریک کروانے کو ترک کردینے سے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوشِمَةَ" (متفق عليه)

ترجمہ: اللہ کی لعنت ہو بال جوڑنے والی پر اور گودنا گودنے والی اور گودنا گودوانے والی پر۔

(یہ بخاری ومسلم کی روایت ہے)

دوسری حدیث میں ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ" (رواه مسلم)

ترجمہ: اللہ کی لعنت ہو گودنا گودنے والیوں پر اور گودنا گودوانے والیوں پر اور بھنویں کے روئیں اور بال اکھاڑنے والیوں پر اور بھنویں کے بال اکھڑوانے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان حسن وخوبصورتی کے لئے فاصلہ کروانے والیوں پر یہ تمام کی تمام اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں۔ (یہ مسلم کی روایت ہے)

۴۱- مسلمانوں کی جاسوسی ترک کر کے، اور ان کے بھیدوں اور رازوں کو کھولنے سے باز آکر کے اور انہیں تکلیف پہنچانے سے دور رہ کر کے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ، لَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَورَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَورَتَهُ، وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَورَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَو فِيْ جَوفِ رَحْلِهِ"

(رواه الترمذی وصححه الألبانی)

ترجمہ: اے جماعت ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہو اپنی زبان سے اور ایمان اس کے قلب تک نہیں پہنچا

ہے، تم نہ تکلیف دو مسلمانوں کو اور نہ ہی انہیں عار دلاؤ کسی چیز پر، اور نہ ہی ان کے رازوں کے پیچھے پڑو، اس لئے کہ جو شخص اپنے مسلم بھائی کے راز کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے راز کے پیچھے لگ جائے گا۔ اور جس کے راز کے پیچھے اللہ لگ جائے گا اسے رسوا و ذلیل کر دے گا اگر چہ وہ اپنی سواری یا کجاوہ کے پیٹ میں گھس جائے۔ (یہ روایت ترمذی کی ہے اور اسے البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے)

قیامت کے دن کی ہولناکیاں

از شیخ محمد بن صالح العثیمین

اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو ! اورتم فکر کرو اپنی دنیا وآخرت کے بارے میں، اپنی زندگی اور موت کے بارے میں، اپنے دور حاضر اور مستقبل کے بارے میں، فکر کرو تم اس دنیا کے اندران کے بارے میں جو سابقین اولین میں سے تھے جوگزر گئے اور ان کے ساتھ دیگر دوسرے بھی قصہ پارینہ بن گئے، ان گزرے ہوئے لوگوں کے اندر عبرت پکڑنے والوں کے لئے سچی عبرت ہے، اس دنیا میں وہ لمبی عمریں دیئے گئے تو انہوں نے اسے آباد کیا، اور وہ لوگ ہم سے کہیں زیادہ دولت منداوراولا دوالے تھے اور ہم سے کہیں زیادہ قوت اور تعمیر مکانات والے تھے، تو ایام زمانہ نے انہیں ایسا مٹایا جیسے کبھی ان کا یہاں وجود تھا ہی نہیں اور وہ صرف سابقہ خبروں کا ایک حصہ بن کر رہ گئے۔ اور حالت تمہاری بھی وہی ہے کہ جس ڈگر پر وہ چلے تھے تم بھی اس پر چل رہے ہواور جہاں وہ پہنچے وہیں تم بھی جانے والے ہو، عنقریب تم بھی اس دنیا سے مختصر قیام کے بعد کوچ کر کے قبر کی منزل پہ پہنچنے والے ہواور اپنے اہل وعیال میں خوشیوں کے ساتھ اکٹھا رہنے کے بعد عنقریب اس قبر میں تنہا ہو جانے والے ہو، عنقریب تم بھی اپنے عملوں کے ساتھ تنہا ہو جانے والے ہو، اگر عمل اچھا تھا تو معاملہ بھی اچھا ہوگا، اگر عمل برا ہوگا تو معاملہ بھی برا ہوگا، اور یہ خیر وشر کا برتاؤ قبر میں قیامت برپا ہونے تک ہوتا رہے گا، اور جس گھڑی صور پھونکا جائیگا، تمام لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر رب العالمین کے سامنے حاضر ہونگے، ننگے پاؤں ہونگے جن میں جوتیاں نہ ہونگی، اور ننگے بدن ہونگے جن میں کپڑے نہ ہونگے، اور غیر مختون ہونگے یعنی بغیر ختنہ کے حالت میں ہونگے۔

نبی کریم ﷺ نے جب یہ حدیث بیان فرمائی تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

نے گھبرا کر فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ساری کائنات انسانی مرد وزن سب ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے ہونگے (اشارہ تھا کہ سب ایک دوسرے کی شرمگاہوں پر نظر ڈالیں گے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کی جانب دیکھنے سے کہیں زیادہ شدید ترین قیامت کی ہولناکی کا منظر ہوگا، مردوں کا عورتوں کی جانب یا عورتوں کا مردوں کی جانب دیکھنے کہیں زیادہ بڑھ کرلرزاں براندام کردینے والا منظر منظرِ قیامت ہوگا، کسی ماں کا اپنے بچہ کے بارے میں یا بیٹا کا اپنے باپ کے بارے میں سوال کرنے سے کہیں بڑھ کر خوفناک منظر قیامت ہوگا۔

آیت کریمہ ﴿فإذا نفخ فی الصور فلا أنساب بینهم یومئذ ولا یتساء لون﴾ (المؤمنون:۱۰۱) ''پس جب کہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو آپس کے رشتے رہیں گے نہ آپس کی پوچھ گچھ''۔

دوسری آیت کریمہ:﴿إن زلزلة الساعة شیء عظیم یوم یرونها تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها وتری الناس سکاریٰ وما هم بسکاریٰ ولکن عذاب الله شدید﴾ (الحج:۱تا۲) ''بلا شبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے، جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے''۔

اس دن دلوں پر گھبراہٹ طاری ہوگی اور نگاہیں پست وخیرہ ہونگی اور اس دن تمام رجسٹر پھیلا دیئے جائیں گے یعنی وہ بندوں کے اعمال نامے ہونگے، تو مومن بندہ اپنا اعمال نامہ اپنے داہنے ہاتھ میں لے گا اور کافر اپنا اعمال نامہ اپنی پیٹھ کے پیچھے سے اپنے بائیں ہاتھ میں

لے گا۔

پس ایسا شخص جو اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ نہایت خوشی ومسرت میں مگن ہوکر کہے گا: لوگو! لو یہ میرا نامۂ اعمال پڑھو، مگر وہ شخص جس کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی تو وہ بڑی حسرت وغم کی حالت میں کہے گا: اے کاش! میں اپنا نامہ اعمال نہ دیا گیا ہوتا، اور وہ اپنی ہلاکت وتباہی کو بلائے گا، اوراس دن کئی ترازوئیں رکھی جائیں گی جن میں بندوں کے اعمال انصاف کے ساتھ تولے جائیں گے۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے اپنے سامنے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی اسے بھی اپنے سامنے دیکھے گا۔

ارشاد رب العالمین ہے: ﴿ونضع الموازين القسط يوم القيامة فلاتظلم نفس شيئاً وإن كان مثقال حبة من خردل أتينا بها وكفى بنا حاسبين﴾ (سورة الأنبياء: ۴۷) ''قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو، پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا، اوراگر ایک رائی کے دانہ کے برابر عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے''۔

اس دن انسانوں کی بھیڑ موجوں کی طرح سے دوسری انسانی بھیڑ میں مدہوشی کے عالم میں گھسیں گی، کرب وغم ان کی طاقت سے زیادہ انہیں لاحق ہوگا، ایسے عالم میں لوگ کہیں گے: ایسے انسان کو تلاشو جو تمہارے رب کے پاس تم لوگوں کی سفارش کرے۔ چنانچہ وہ لوگ پہلے آدم، پھر نوح، پھر ابراہیم، پھر موسیٰ علیہم السلام کے پاس ترتیب وار حاضر ہونگے اور یہ تمام عظیم المرتبت رسول اپنا اپنا عذر پیش کردیں گے، تو پھر لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہونگے تو وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں بلکہ تم لوگ محمد ﷺ کے پاس جو اللہ کا بندہ اور

رسول ہیں جن کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں، تو لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے اور آپ ﷺ اپنے رب عزوجل سے اجازت طلب کریں گے اور اللہ کے لئے سجدہ میں گر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ پر ایسے محامد اور اچھی ثناو تعریف کے دروازے کھول دے گا کہ اس سے پہلے یہ محامد اور حسن ثناء کسی کے لئے کبھی نہیں کھولے گئے، تو آپ ﷺ حالت سجدہ میں اللہ کی مشیت کے مطابق اللہ کی حمد وثنا، بزرگی و بڑائی بیان کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ گویا ہوگا: اے محمد! اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سنی جائے گی، اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، اور مانگو تم دیئے جاؤ گے۔

اور اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بیچ فیصلہ اور حساب کے لئے نزول فرمائے گا۔ اسی عالم میں اللہ عزوجل اپنے ایک بندہ مومن کے ساتھ تخلیہ میں ہوگا اور اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا۔ پھر اس بندہ سے کلام کرے گا اس حال میں کہ اللہ اور بندہ کے بیچ میں کوئی ترجمان نہ ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اسے ان گناہوں کے بارے میں خبر دے گا جنہیں اس بندہ نے دنیا میں کیا تھا، یہاں تک کہ یہ بندہ ان گناہوں کا اقرار واعتراف کرلے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس بندہ پر اپنے فضل وکرم کا اظہار فرمائے گا اور کہے گا: میں نے ان گناہوں کو تیرے اوپر دنیا میں پردہ ڈال رکھا تھا، اور آج کے دن ان گناہوں کو تیرے لئے معاف کرتا ہوں۔

اور اس دن میدان محشر میں ہمارے نبی محمد ﷺ کے لئے حوض مورود ہوگا، جس کا پانی دودھ سے کہیں زیادہ سفید اور شہد سے کہیں زیادہ میٹھا اور مشک سے کہیں زیادہ خوشبودار ہوگا۔ اس حوض کی لمبائی ایک مہینہ اور چوڑائی ایک مہینہ کی مسافت کی ہوگی۔ اور اس کے پیالے آسمان کے تاروں کی مانند بے شمار اور چمکدار ہونگے۔ اس حوض پر صرف آپ ﷺ پر ایمان لانے والے اور آپ کی سنت کی اتباع کرنے والے ہی حاضر ہوں گے۔ جس نے ایک مرتبہ

اس حوض سے جام نوش کرلیا تو پھر وہ کبھی بھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔

اس حوض پر سب سے پہلے حاضر ہونے والے فقراء مہاجرین ہوں گے۔

اس دن سورج تمام خلائق سے ایک میل کی بلندی پر ہوگا، تو لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے پسینوں میں غرق ہوں گے۔ کچھ ایسے ہوں گے جو اپنی پنڈلیوں کے برابر پسینہ میں ڈوبے ہوں گے۔ اور کچھ اپنے گھٹنوں تک اور کچھ ایسے ہوں گے جو اپنی کوکھ اور کمر تک اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو اپنے منہ میں پسینہ سے لگام دیئے گئے ہوں گے یعنی پسینہ ان کے منہ کے برابر ہوگا۔

اور بعض ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت سے اپنے سایہ میں جگہ دے رکھا ہوگا، جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

اس دن اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم! تو آدم علیہ السلام جواب دیں گے: ﴿لبيك وسعديك والخير كله في يديك﴾ (اے اللہ! میں تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوں اور ساری کی ساری خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے)۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! اپنی ذریت میں سے جہنمی جماعت کو باہر نکالو، تو آدم علیہ السلام کہیں گے: کون سی جہنمی جماعت؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹)، یہ سن کر اس وقت بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔ یعنی شدت غم سے بچہ بوڑھا نظر آئے گا۔

اور اس دن پل کو جہنم کی پیٹھ پر رکھا جائے گا، جو بال سے کہیں زیادہ باریک اور تلوار سے کہیں زیادہ دھار والا ہوگا، اور امانت وصلہ رحمی کو بھیجا جائے گا جو پل کی دونوں جانب دائیں و بائیں کھڑے ہو جائیں گے۔ پس لوگ اپنے اعمال کے بقدر اس پل پر سے گزریں گے، لوگوں کے اعمال انہیں لیکر دوڑیں گے، چنانچہ کچھ تو ایسے ہوں گے جو پلک جھپکنے کی مانند

گزریں گے، اور کچھ بجلی کی مانند گزریں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو سرین اور زانو کے بل آہستہ آہستہ گھسٹ گھسٹ کر گزریں گے، اور کچھ ایسے ہوں گے جو اس سے بھی بری حالت میں گزریں گے۔

اور تم سب کا نبی محمد ﷺ پل پر کھڑے ہو کر دعا کر رہے ہونگے: اے اللہ! سلامتی عطا فرما!! اے اللہ! سلامتی عطا فرما!

اور جہنم کے دونوں کنارے لٹکتے ہوئے خاردار آنکس ہوں گے جو ہر اس شخص کو پکڑ لے گا جسے پکڑنے کا اسے حکم دیا گیا ہوگا۔ چنانچہ جسے خراش آئی تو وہ نجات پا جائے گا مگر جس کو آنکس چمٹ کر پکڑ لے وہ جہنم میں گرے گا۔

اس دن لوگ دو فریقوں میں بٹ جائیں گے، ایک فریق جنت میں اور دوسرا فریق جہنم میں جائے گا۔ ارشادالٰہی ہے: ﴿یوم تقوم الساعة یومئذ یتفرقون، فأما الذین آمنوا وعملوا الصالحات فهم فی روضة یحبرون، وأما الذین کفروا وکذبوا بآیاتنا ولقاء الآخرة فأولئك فی العذاب محضرون﴾ (الروم:۱۴تا۱۶) ''جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن جماعتیں الگ الگ ہو جائیں گی، جو ایمان لا کر نیک اعمال کرتے رہے وہ تو جنت میں خوش وخرم کر دیئے جائیں گے اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا وہ سب عذاب میں پکڑ کر حاضر رکھے جائیں گے''۔

پس اے اللہ کے بندو! ڈرنے کی طرح اللہ سے ڈرو اور اس دن کے لئے اس کا توشہ ابھی سے تیار کر لو، کیونکہ تم سب کا وہاں اکٹھا ہونا برحق ہے اور تم سب سے اس دن کا وعدہ کیا گیا ہے جو بہت سچا وعدہ ہے۔

اور وہ دن ایک عظیم دن اور شدید ترین اور ہولناک دن ہونے کے باوجود مومنوں اور

متقیوں پر بہت آسان دن ہوگا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وکان یوماً علی الکافرین عسیراً﴾ (الفرقان:۲۶) ''اور یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا''۔

پس اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ، اور خوب اچھی طرح جان لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی راز سربستہ سے بخوبی واقف ہے، اس لئے اس سے خوف کھاؤ۔

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کا علم رکھنے والے! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اس بات کے ساتھ کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک تو ہی اللہ ہے، نہیں ہے کوئی حقیقی معبود مگر صرف تو، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ ہی وہ کسی سے جنا گیا اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے، اے جلال واکرام والی ذات! اے حیی اے قیوم! اس دن کی ہولناکیوں کو ہم سے ہلکا کردے اور اس دن میں ہمیں نیک بختوں میں سے بنا اور صالح لوگوں کے ساتھ ہمیں ملا دے، اے تمام جہانوں کے رب!

محتاج دعا: آپ کا بھائی

مشتاق احمد کریمی

داعی ومترجم: مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات

ربوہ۔ ریاض